Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۲۴ ربیع الاوّل ۱۳۹۸ھ ۴ امان ۱۳۵۷ ہش ۴ مارچ ۱۹۷۸ء	نمبر ۵۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ۳ امان۔ الحمد للہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گذشتہ کئی ہفتوں کے وقفہ کے بعد (جبکہ حضور ناسازئ طبع کی وجہ سے نہ آسکے) آج نماز جمعہ پڑھانے کے لئے جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور احباب جماعت کو حضور کا بصیرت افروز خطبہ سُننے اور حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں اپنی علالت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گذشتہ ایام میں یکے بعد دیگرے کئی بیماریاں آئیں پہلے انفلوئنزا ہوا پھر پنڈلی کی ہڈی پر بظاہر معمولی سا زخم ہو گیا جس میں انفیکشن ہو گئی پھر لمبا عرصہ لیٹے رہنے کی وجہ سے شوگر کی زیادتی ہو گئی زخم کو آرام آنے اور شوگر میں کافی فرق پڑنے کے بعد پھر فلو کا سخت حملہ ہو گیا اب اس میں بھی خدا کے فضل سے کافی افاقہ ہے لیکن ابھی اس کا اثر باقی ہے تاہم چونکہ جمعہ کے موقع پر دوستوں سے ملے بڑی دیر ہو گئی تھی اس لئے آج میں اپنی طبیعت پر زور دے کر یہاں آگیا ہوں۔ حضور نے فرمایا جس طرح میں آپ سب کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں اسی طرح آپ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ بھی خدا کا خاص فضل ہے کہ جب زیادہ ذمہ داری کے کام درپیش ہوں تو وہ صحت عطا کر کے انہیں نبھانے کی توفیق دیتا ہے مثلاً جلسہ سالانہ کے ایام میں اور پھر اس کے آٹھ دس دن بعد تک صحت اتنی اچھی رہی کہ میں اپنی ساری ذمہ داریاں نبھاتا رہا۔ جلسہ کے ایام میں تو بلا ناغہ مجھے بیس بیس گھنٹے کام کی توفیق ملی، الحمد للہ۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ جہاں عظیم ذمہ داریاں انسان پر عائد کی گئیں وہاں اسے عظیم بشارتیں بھی دی گئیں اور سب سے

(باقی صٖ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو مومن بننا چاہتا ہے اسکی پہلی منزل یہی ہے کہ بُرے کاموں سے پرہیز کرے

اسی کا نام تقویٰ ہے اور اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے

"جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام (شربتِ کافوری کا جام) اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔ ان عبادات کی قبولیت کیا ہے اور اس سے مراد کیا ہے؟

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز قبول ہو گئی ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہو گئے ہیں۔ جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں اس وقت تک نری ٹکریں ہی ہیں۔ اُس نماز یا روزہ سے کیا فائدہ ہو گا جبکہ اسی مسجد میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گلہ کر دیا، یا رات کو چوری کر لی، کسی کے مال یا امانت میں خیانت کر لی۔ کسی کی شان پر جو خدا تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے بُخل یا حسد کی وجہ سے حملہ کر دیا، کسی کی آبرو پر حملہ کر دیا۔ غرض اس قسم کے عیبوں اور بُرائیوں میں اگر مبتلا کا مبتلا رہا تو تم ہی بتاؤ اس نماز نے اس کو کیا فائدہ پہنچایا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ نماز کے ساتھ اس کی بدیاں اور بُرائیاں جن میں وہ مبتلا تھا کم ہو جاتیں اور نماز اس کے لئے ایک عمدہ ذریعہ ہے پس پہلی منزل اور مشکل اس انسان کے لئے جو مومن بننا چاہتا ہے یہی ہے کہ بُرے کاموں سے پرہیز کرے اسی کا نام تقویٰ ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صٖ ۳۷۶، ۳۷۷)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۴ر امان ۱۳۵۷ ہش
۴ر مارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فسادفی الارض اور اس کی ہلاکت آفرینی

اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے اِسی لئے اُس نے فساد کی پُرزور مذمّت کرکے اس سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ اُس نے اِس امر کو مومن کی شان سے بعید قرار دیا ہے کہ وہ مومن ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود زمین میں فساد برپا کرنے کا مرتکب ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ (الاعراف آیت ۸۶)

ترجمہ:- زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ اگر تم مومن ہو تو یہ تمہارے لئے بہت ہی اچھا ہے۔

اِس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ فساد برپا کرنے والوں کو اِس دنیا میں بھی سزا دی جاتی ہے اور اگلے جہان میں بھی انہیں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ چنانچہ جہاں تک اِس دُنیا میں مفسدوں کے عبرتناک انجام کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ گزرے ہوئے زمانہ کی ایک مفسد قوم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ○ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ○ فَاَکْثَرُوْا فِیْھَا الْفَسَادَ ○ فَصَبَّ عَلَیْھِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابٍ ○ اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ ○

(الفجر آیات ۱۱ تا ۱۵)

ترجمہ:- (کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے رب نے کیا معاملہ کیا) لشکروں والے فرعون کے ساتھ، وہ جنہوں نے شہروں میں سخت فساد برپا کر رکھا تھا اور فساد میں بڑھتے ہی چلے جاتے تھے۔ پس تیرے ربّ نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ تیرا رب یقیناً گھات میں لگا ہوا ہے۔

اسی طرح جہاں تک مفسدوں کو اگلے جہان میں ملنے والی سزا کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ اگلے جہان میں بھی اچھا انجام صرف ان لوگوں کا ہوگا جو دنیا میں فساد برپا کرنے کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ○ (القصص آیت ۸۴)

ترجمہ:- یہ جو اُخروی زندگی ہے ہم اسے اُنہی کے لئے مخصوص کرتے ہیں جو ملک میں ناجائز غلبہ اور فساد نہیں چاہتے اور انجام متقیوں کا ہی اچھا ہوتا ہے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ فسادیوں کو اگلے جہان میں بہت بُرے انجام سے دوچار ہونا پڑیگا۔ مفسدوں کے لئے اِس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی عذاب کی وعید اس لئے آئی ہے کہ جو لوگ فساد کرتے ہیں وہ امن کو برباد کرکے اس کے ازسرِنو قیام میں مستقل رخنہ ڈالنے کا موجب بنتے ہیں کیونکہ فساد کے نتیجہ میں جو لوگ ظلم کا نشانہ بنتے ہیں وہ خود بھی موقع ملنے پر انتقامی جذبہ کے تحت فساد برپا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ اس طرح امن کے قیام میں ایک مستقل رخنہ پڑ جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

اَنَّہٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ط وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ط

(المائدہ آیت ۳۳)

ترجمہ:- جس نے بھی کسی کو بلا وجہ ناحق خون کیا یا ملک میں فساد برپا کیا تو یوں سمجھو کہ اس نے سب (بے گناہ) لوگوں کا خون کر ڈالا۔ اور جس نے (قتل سے باز رہ کر) اس کو زندہ رہنے دیا تو گویا اس نے سب لوگوں کو زندہ رہنے (کا حق دے) دیا۔

پھر بعض مفسدوں کا ایک طریقِ کار یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے برپا کردہ فساد پر پردہ ڈالنے کے لئے لوگوں پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ تو اصلاح کی غرض سے یہ کارروائیاں کر رہے ہیں اس لئے اُن کی خلافِ قانون اور امن شکن سرگرمیاں قابلِ مذمت نہیں بلکہ قابلِ ستائش ہیں۔ کھلی قانون شکنی، بدامنی، مال و جان کے ضیاع اور افراتفری کے باوجود اُن کا اصرار یہ ہوتا ہے کہ اُن کے اس مزعومہ جذبہ کی قدر کی جائے جس کے تحت وہ یہ امن شکن کارروائیاں کر رہے ہیں اور اسے قابلِ ستائش گردانا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کی اِس اُلٹی منطق کو مسترد کرتے ہوئے انہیں مفسد گردانا ہے اور اس طرح یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ فساد انگیزی ممنوع ہے خواہ اس کے اُوپر چالاکی اور ہوشیاری سے نیک خواہشات اور نیک ارادوں کا غلاف چڑھا کر اسے بظاہر قابلِ ستائش بنا کر ہی کیوں نہ برپا کیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے مفسدوں اور اُن کے اس مذموم طریقِ کار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ○ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ○ (البقرہ آیات ۱۲، ۱۳)

ترجمہ:- اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ (کان کھول کر) سنو! یہی لوگ بلاشبہ مفسد ہیں مگر وہ (اِس حقیقت کو) سمجھتے نہیں۔

الغرض قانون شکنی، بدامنی اور فساد انگیزی ہر لحاظ سے قابلِ مذمت ہے چونکہ اس کی وجہ سے ظلم کا دروازہ کھلتا ہے اور بے گناہ مارے جاتے ہیں اور امن و امان درہم برہم ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فساد کے ہلاکت آفریں نتائج سے خبردار کرکے اس سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔ اسی لئے اسلام کسی حال میں بھی کسی کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیتا اور بہرصورت و بہرحال ہر کسی کو قانون کے احترام پر مجبور کرتا ہے اور کسی کو بھی یہ حق نہیں دیتا کہ وہ مزعومہ نیک مقاصد کی آڑ لے کر علی الاعلان قانون کی دھجیاں اُڑاتا پھرے۔

امجد کی وفات پر

جب کوئی پیار کا بندھن ٹوٹا
گوشۂ چشم سے چشمہ پھوٹا

جب کہیں سانس کی ڈوری ٹوٹی
کر گئی ثابت دُنیا جھوٹی

اِس چھوٹے سے دل میں خدایا
درد کا دریا کس نے بہایا

اُڑ جاتے ہیں دکھا کے فلک سُو
پیارے پیارے پنکھ پکھیرو

کُوچ تری جنّت کو الٰہی
کر گیا دیس بدیس کا راہی

تپتی دُھوپ میں چلتے چلتے
تھک گیا آخر سُورج ڈھلتے

خاکِ بہشتی مقبرہ! سایہ
تیرا مسافر لَوٹ کے آیا

(۲)

افریقہ کے رہنے والو!
مہدیٔ دَوراں کے متوالو!

شمعِ خلافت کے پروانو!
میری ہی تسبیح کے دانو!

نُور کے ہالے والے لوگو!
پیارے پیارے کالے لوگو،

تم نے ہمارا غم اپنایا
تم نے ہمارا درد بٹایا

ہم تم ایک لڑی کے موتی
ہے یہی قُربت قوّت اپنی

رنگ و نسل و وطن پر حاوی
عالمگیر اخوّت اپنی

دیکھ رہے ہیں ایک سے سپنے
سانجھے سارے دُکھ سُکھ اپنے

یہ ہے داغِ مروّت یارو!
یہ بے لَوث محبّت پیارو!

میرا خدا خود اِس کی جزا ہو
تم کو لقائے یار عطا ہو

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ

مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منورؔ انچارج احمدیہ مشن ماریشس

(۲)

تیسرے اور آخری اجلاس کی کارروائی

۱۲ نومبر کو علی الصبح مخلصین احمدیت جزیرہ کے مختلف علاقوں سے دارالسلام آگئے اور پروگرام کے عین مطابق ساڑھے نو بجے دارالسلام ہال میں جلسہ کا آخری اجلاس زیر صدارت مکرم جناب حنیف جواہر صاحب شروع ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد جناب مکرم احمد سلطان غوث صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے "اسلام میں ممنوعات" کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ شراب جوا۔ زنا قتل وغیرہ جیسے بڑے بڑے گناہوں کے علاوہ اسلام نے بعض معاشرتی برائیوں کی بھی سخت مذمت کی ہے۔ سورۃ الحجرات کی روشنی میں بالخصوص غیبت، الزام تراشی، دوسروں کو حقیر جاننا وغیرہ کے متعلق موصوف نے اسلامی تعلیمات بیان کیں۔

مکرم سلطان غوث صاحب کے خطاب کے بعد جناب ابوالحسن رمضان صاحب نے "شہادت حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ" کے عنوان سے حاضرین کو خطاب کیا۔ آپ کی تقریر بے حد موثر تھی۔ مقرر موصوف نے "تذکرۃ الشہادتین" کی روشنی میں حضرت سید عبداللطیفؓ کی عظیم الشان قربانی کی تفصیلات سنائیں۔ حاضرین میں سے بہت سارے مخلصین کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ مکرم حسن رمضان صاحب نے تقریر کے آخر میں فرمایا کہ ہمیں انتہائی سنجیدہ کوشش اور دعا کرنی چاہیئے کہ مولا کریم ہمیں حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ جیسا شاندار ایمان و یقین عطا فرمائے۔ آنمکرم کی تقریر کے آخر میں حاضرین نے تکبیر الٰہی اور عظمت اسلام کے نعرے فضا میں بلند کئے۔

جماعت احمدیہ کی امتیازی شان

آخری اجلاس کی تیسری تقریر ہمارے لوکل مبلغ جناب مولوی ابوبکر صاحب کی تھی آپ نے احمدیہ عقائد کی خوبیوں اور امتیازی حیثیت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ اس کی صفت متکلم معطل نہیں ہوئی وہ آج بھی اپنے پاک بندوں سے وحی و الہام کے ذریعہ مخاطب ہوتا ہے اور اس کے تازہ کلام کا نزول اس کی عظیم ہستی کا بہترین ثبوت ہے۔ مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد ہمارے جرمنی سے آئے ہوئے مہمان مکرم ہدایت اللہ حلیش صاحب نے قلبی پاکیزگی کے عنوان پر ایک مختصر تقریر کی انہوں نے کہا کہ جب تک ہم اپنے اندرون کو صاف نہیں کرتے اس وقت تک ہم اسلام کے لئے مفید وجود نہیں بن سکتے۔

مکرم حلیش صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کی روشنی میں انسانی حقوق بیان کئے اور بتایا کہ انسان کے دکھوں کا حقیقی مداوا اسلام میں ہے۔ آج ہمارے زمانہ میں خدا نے مسیح مہدی علیہ السلام کو اس لئے مبعوث کیا ہے تاکہ نیا آسمان اور نئی زمین بنائی جائے اس عظیم انقلاب کو برپا کرنے کے لئے جو عظیم ذمہ داریاں ہم پر عائد کی گئی ہیں ہمیں چاہیئے کہ عشق و محبت اور غیر معمولی سنجیدگی اور جذبہ سے آگے بڑھیں تاکہ اسلام جلد ساری دنیا پر غالب آئے۔ اور اس معاشرہ کا قیام ہو جس میں بغیر کسی امتیاز کے سب کو حقوق حاصل ہوں۔

خاکسار کی تقریر کے بعد بعض ضروری اعلانات کئے گئے بعدہٗ سبھی بھائیوں اور بہنوں نے اجتماعی دعا میں شرکت کی اور اس مختصر عاجزانہ دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کے تینوں اجلاس اختتام پذیر ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اجتماعی لنچ کی تقریب

تقاریر کے پروگرام کے بعد احمدی بہنوں بھائیوں کے لئے جلسہ گاہ میں کھانے کا انتظام تھا۔ دو ہزار سے زیادہ افراد ایک گھنٹہ کے اندر اندر لنچ سے فارغ ہو گئے۔ خدام نے غیر معمولی چستی اور محبت سے کھانا تقسیم کیا اس موقع پر غیر از جماعت احباب بھی مدعو تھے۔ ان کے لئے علیحدہ ایک کمرے میں کھانے کا انتظام کیا۔ خلاصہ کلام یہ کہ کثیر تعداد میں احباب کرام نے اجتماعی لنچ میں شرکت کی۔

اور اس طرح یہ پروگرام
باہمی محبت و مودّت میں
اضافہ کرنے کا موجب
ہوا۔ فالحمد للہ
علیٰ ذالک!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا رُوح پرور پیغام:

اس انتہائی مقدس تقریب میں شامل ہونے والوں کے ایمانوں کو مضبوط کرنے اور ان کی ذمہ داریوں کی نشاندہی کرنے کے لئے ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل اہم اور پرشفقت پیغام ارسال فرمایا۔ انگریزی پیغام کا اردو ترجمہ درج کیا جاتا ہے:-

"پیارے بھائیو! السلام علیکم!

یہ امر میرے لئے موجب مسرت ہے کہ آپ لوگ نومبر کے پہلے ہفتہ میں اپنی سالانہ کنونشن کا انعقاد کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ مولا کریم اس جلسہ کو بابرکت بنائے اور وہ ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مفید ثابت ہو۔ آپ سب کو علم ہے کہ چودھویں صدی ہجری جلد ہی ختم ہونے والی ہے اور پندرھویں صدی شروع ہونے والی ہے ان شاء اللہ اگلی صدی اسلام کی زبردست ترقیات اور کامیابیوں کی صدی ہے۔ یہ صورت حال ہم سے پہلے سے زیادہ بڑی قربانیاں عہد و پیمان اور باہمی اتحاد کا مطالبہ کرتی ہے اسلام کی آخری فتح آسمان پر مقدر ہو چکی ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اگرچہ یہ خبر ہم سب کے لئے بہت ہی حوصلہ افزا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ عظیم الشان ذمہ داریاں ہم پر عائد کرتی ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ موجودہ دنیا ایسے معاشرہ کا مطالبہ کرتی ہے جہاں اچھی تعلیمات پر حقیقی طور پر عمل کیا جا رہا ہو جہاں محبت اور تودد پایا جاتا ہو اور جہاں بغیر کسی نسلی مذہب اور رنگ کے امتیاز کے انصاف کی حکومت ہو ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اس مقام پر پہنچیں اور ساری دنیا کے لئے ایک نمونہ قائم کریں۔ اسلامی تعلیمات مکمل اور حسین طور پر ہمارے اعمال سے ظاہر ہونی چاہئیں دوسری بات یہ ہے کہ دنیا بھر کے انسان باوجود سائنس اور ٹیکنالوجی میں غیر معمولی ترقی کے سکون قلب سے محروم ہیں اور بین الاقوامی برادری اور تحفظ کے احساس میں کمی پائی جاتی ہے ان تمام مسائل کو حل کرنے میں جملہ مذاہب ناکام ہو چکے ہیں۔ اس خلا کو صرف اسلام ہی پُر کر سکتا ہے۔ اس چیلنج کا دانشمندانہ جواب دینے کے لئے اور اسلامی تعلیمات کو ہمدردی اور محبت کے ساتھ پھیلانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم خود اسلام سے مکمل آگاہ ہوں تمام برائیوں اور مسائل کا حل بلاشبہ قرآن ہے۔ قرآن مجید کو سیکھئے اور اس پر عبور حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس مقدس کتاب کا مطالعہ کریں اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی غور و تدبر کے ساتھ مطالعہ کریں۔ بعض قوموں کی راہنمائی کی ذمہ داری اٹھانے سے قبل اپنے آپ کی تعلیم و تربیت کرنی ہوگی۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ آپ لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اس روحانی پروگرام پر بالالتزام کے ساتھ عمل کریں جو میں نے (صد سالہ منصوبہ کا روحانی پروگرام) جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ کوئی احمدی چھوٹا یا بڑا، عورت یا مرد ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو قرآن مجید پڑھ نہ سکتا ہو اور پڑھ سکنے کے بعد وہ دیانت داری کے ساتھ اپنی استطاعت کے مطابق اس کا لفظی ترجمہ جاننے کی کوشش نہ کرتا ہو۔ اس مقصد کے لئے ایک منظم پُر محبت اور پُرخلوص کوشش درکار ہے۔ حفظ قرآن کی طرف خاص توجہ دی جائے اور کم از کم ہر تین ماہ پر یا ایک سال پر ایک پارہ حفظ کیا جائے۔ ہر احمدی کو یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بعد مجددین کی آمد کا سلسلہ بند ہو گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے کرم سے انبیاء کے طریق پر نظام خلافت کو قائم فرمایا ہے اور خلفاء بلاشبہ مجددین بھی ہیں۔ اس نظام کو غیر معمولی محبت فدائیت اور ناقابل شکست وفاداری کے ساتھ محفوظ رکھنا ہے اسلام کی برتری کے لئے یہ بات صرف موجودہ نسل کو ہی ذہن میں نہیں رکھنی چاہیئے بلکہ آئندہ نسلوں کے دلوں میں بھی اس بات کو راسخ کر دینا چاہیئے۔

میری دعا ہے کہ رب کریم آپ کا رہنما ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور آپ کی تمام کارگزاریوں میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

آپ کا مخلص

دستخط (مرزا ناصر احمد)

مکرم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام:

مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر قائمقام وکیل التبشیر صاحب نے اس موقع پر مندرجہ ذیل پیغام بھیجا:-

"برادران جماعت احمدیہ ماریشس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے مکرم مولوی صدیق احمد صاحب مبلغ ماریشس نے اطلاع دی ہے کہ آپ کا سالانہ جلسہ نومبر میں منعقد ہو رہا ہے اس موقع پر انہوں نے پیغام کی خواہش کی ہے مجھے اس اطلاع سے بہت خوشی ہوئی کہ ایک سال کے بعد پھر جماعت کے تمام دوست ایک جگہ اکٹھے ہو کر خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کریں گے اور اشاعت اسلام کے وسیع منصوبے پر غور کریں گے اس موقع پر آپ بھائیوں کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ تربیت کے پہلو کی طرف بھی گہری نظر رکھیں۔ جہاد بالقرآن کے یہ دو شعبے ہیں جن کے درمیان میں مثالی توازن قائم کرنا نہایت ضروری ہے اگر احمدی مسلمان تعداد میں تھوڑے ہوں مگر جتنے بھی ہوں وہ پختہ ہوں اور سچے مسلمان ہوں اور آپس میں ان کا تعلق بھائیوں جیسا ہو۔ محبت اور اخوت پوری طرح ان میں جاری ہو اور وہ خدا کی رضا پر چلنے والے ہوں تو یہ تھوڑی سی جماعت بھی خدا تعالیٰ کے حضور بہت برکت کا موجب ہوگی اس حقیقت کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس طرح توجہ دلائی ہے۔ "کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً" یعنی کتنی ہی تھوڑی جماعتیں ہوتی ہیں جو اپنی قلت تعداد کے باوجود اپنے خالص ایمان اور صحیح عمل کے ذریعہ اپنے مولیٰ کی مدد اور نصرت سے بڑی جماعتوں پر غالب آجاتی ہیں جو تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود سچے ایمان اور عمل صالح سے محروم ہوتی ہیں۔ دوسری بات جو اس وقت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ جس ماحول میں رہتے ہیں۔ یہ ماحول یورپ کا پورا مادیت میں غرق ہے۔ یہ تلخ حقیقت ہے کہ مادیت کے غلبہ کی وجہ سے آج کا انسان اخلاق کے تمام سبق فراموش کر کے روز بروز اخلاقی پستی میں گرتا چلا جا رہا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ سائنس کی روز افزوں ترقیات نے دنیا میں ایک انقلابی کیفیت پیدا کر دی ہے مگر اس سے انسانیت کی کوئی خدمت ہوئی اس کے امراض کا کیا مداوا ہوا اور اس کے قلب اور روح کو سکون کی کیا دولت میسر آئی اس کا جواب سوائے نفی کے اور کچھ نہیں۔ جب یہ صورت حال ہے تو پھر آج کے انسان کی مادی لحاظ سے انتہائی ترقی کو حقیقی ترقی کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس ماحول کو مادی تصور حیات نے اور ان کی مادی تہذیب کی پیدا کردہ بے چینی اور بے اطمینانی نے ایسی صورت حال سے دوچار کر دیا ہے کہ وہ سکون قلب اور روحانی طمانیت سے یکسر محروم ہو کر رہ گئے ہیں۔ بے اطمینانی اور بے چینی کا یہی طوفان ہے جس سے گھبرا کر اب وہ مذہب کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھنے لگے ہیں اور ان کی زبانوں پر مذہب اور روحانیت کا نام آنے لگا ہے۔ بہرحال موجودہ مادیت پرستوں کا یہ جدید رجحان اسلام اور حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے اب یہ لوگ روحانیت کی تلاش میں عیسائیت کا رخ نہیں کریں گے کیونکہ اس کا انہیں پہلے ہی تجربہ ہو چکا ہے کہ عیسائیت ان کی روحانی تسکین کا سامان بہم نہیں پہنچا سکی۔ پس ضروری ہے کہ اس خلا کو بروقت پر کیا جائے اور اسلام کے حسن و احسان سے ان کو متعارف کر دیا جائے ورنہ احتمال ہے کہ وہ اسلام کے بارہ میں روایتی بدظنیوں کا شکار ہو کر اس ہدایت سے بھی محروم نہ رہ جائیں یہ ہماری اولین ذمہ داری ہے۔ ان حالات میں ہمارے لئے بے حد ضروری ہے کہ جہاں ہم تبلیغ و تربیت کی طرف بیک وقت توجہ دیں اور اپنی اور اپنے بھائیوں کی فلاح کے سامان کریں وہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ اسلام کے محاسن کو دنیا کے سامنے عملی رنگ میں پیش کئے بغیر ہم اسلام کی طرف دنیا کو بڑی قوت سے مائل نہیں کر سکتے پس مختصر یہ آپ سے گزارش کروں گا کہ وہ نام ہی کے احمدی نہیں بلکہ کام کے بھی احمدی بنیں ہمیشہ تقویٰ اور پرہیزگاری کو اپنا شعار بنائیں۔

آخر میں اس پیغام کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نصیحت پر ختم کرتا ہوں اور آپ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ اس نصیحت کو حرز جان بنائیں گے اور ہر وقت اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آتے ہیں اس لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے محض زبانی باتیں کرتی ہے تو وہ غنی ہے پرواہ نہیں کرتا۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳۳)

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنی رضا کے مطابق کام کرنے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا بول بالا کرنے کا عزم اور توفیق اور طاقت عطا کرے۔ آمین!۔ والسلام

نذیر احمد مبشر وکیل التبشیر"

ریڈیو اور ٹیلیویژن پر جلسہ کا پرچار

جلسہ سالانہ کے چند دن بعد ایم بی سی (M.B.C) ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے تفصیل کے ساتھ ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر نشر کی جلسہ کے آخری اجلاس کے خوبصورت نظارے ٹی وی پر دکھائے گئے۔ یہ خبریں اور تصاویر اردو انگریزی اور فرانسیسی پروگراموں میں دکھائے۔ خبر کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

"گزشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ ماریشس نے اپنے سہ روزہ سالانہ جلسہ کا اختتامی اجلاس منعقد کیا یہ جلسہ حضرت مرزا غلام احمد نے ۱۸۹۱ء میں شروع کیا تھا دنیا بھر میں احمدیہ جماعت ایسے جلسے منعقد کرتی ہے ماریشس کے احمدیہ جلسہ میں تین اجلاس ہوئے تینوں میں مقررین نے علمی خطابات کئے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے چیف مرزا ناصر احمد صاحب نے پاکستان سے ایک خاص پیغام بھیجا جس میں انہوں نے کہا کہ چودھویں صدی جلد ختم ہونے والی ہے اور جماعت احمدیہ پر عظیم ذمہ داری عائد ہونے والی ہے اس لئے روحانی پروگرام پر پوری طرح التزام سے عمل کرنا چاہئیے۔

آخری اجلاس میں ماریشس مشن کے انچارج مولانا منور صاحب نے حقوق پر تقریر کی۔ حاضرین کی تعداد تقریباً تین ہزار تھی"

خلاصہ کلام یہ کہ جماعت احمدیہ ماریشس کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی رنگ میں منعقد ہوا اور ہم احمدیوں کی ایمانی تازگی کا موجب ہوا۔ دعا فرمائیں کہ مولا کریم ہمارے احمدی دوستوں کے اخلاص، ایمان اور فدائیت میں ترقی دے اور ساری دنیا کے قلوب اسلام قبول کرنے کے لئے کھول دے۔

آمین یا رب العالمین!

○

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہئیے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو بغرض مطالعہ کیلئے دے۔

چندہ مہمان خانہ مستورات

یکم تا ۱۵ فروری ۱۹۷۸ء مہمان خانہ مستورات کی مد میں ۲،۴۳۲/۵۰ چندہ وصول ہوا ہے۔ اس طرح ۱۵ فروری ۱۹۷۸ء تک اس چندہ کی کل وصولی ۲،۴۷،۷۶۵/۵۷ روپے ہو گئی۔ اس وقت تک تین لاکھ چالیس ہزار روپے مہمان خانہ پر خرچ ہو چکے ہیں گویا تقریباً ایک لاکھ روپیہ ہم نے اور جمع کرنے ہیں۔ ابھی تعمیر کا کچھ حصہ باقی ہے جو جلد ہی شروع کر دیا جائے گا۔ تمام لجنات کو اس چندہ کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے جس بہن نے ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لیا وہ جلد سے جلد لے کر ثواب حاصل کریں۔ ۱۰۰ یا اس سے زائد دینے والی بہنوں کے نام انشاء اللہ مہمان خانہ مکمل ہونے پر کندہ کروائے جائیں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو ۲۳-۲-۷۸ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں اس کی طرف سے ۲۵/- روپے برائے تعمیر مساجد ادا فرمایا ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ان سب کے لئے برکات سے قرۃ العین بنا دے آمین!

(وکیل المال اول - تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۴۹۵

میں امۃ الحفیظ زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے۔
۲۔ زیور طلائی کانٹے سونے کے ایک تولہ مالیتی -/۵۰۰ روپے
۳۔ دو انگوٹھیاں ۶ ماشے -/۲۵۰ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ امۃ الحفیظ زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب ہائی کلاس ڈرائی کلینرز گولبازار ربوہ۔
گواہ شد۔ مقبول احمد ولد بشیر احمد صاحب
گواہ شد۔ بشیر احمد ولد محمد ابراہیم صاحب

مسل نمبر ۲۳۴۹۶

میں منظور احمد ولد بشیر احمد صاحب۔ قوم راجپوت بھٹی پیشہ دکانداری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۱ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد منظور احمد ولد بشیر احمد صاحب ہائی کلاس ڈرائی کلینرز گولبازار ربوہ۔
گواہ شد مبشر احمد وصیت نمبر ۲۱۰۸۵
گواہ شد۔ محمد سعید وصیت نمبر ۱۹۹۵۶

مسل نمبر ۲۳۴۹۷: میں حمیدہ بیگم زوجہ محمد عبدالباری صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن بستی نصیر آباد ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر ۳۲/۲۵ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ حمیدہ بیگم زوجہ محمد عبدالباری بستی نصیر آباد ربوہ جھنگ۔
گواہ شد۔ محمد عبدالباری خاوند موصیہ۔
گواہ شد۔ صوفی عبدالغفور وصیت ۱۴۳۸۵

مسل نمبر ۲۳۴۹۸

میں مجیدہ ناز زوجہ سمیع اللہ صاحب۔ قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جمال پور ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر بصورت زیور ادا کیا جا چکا ہے -/۱۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۹ تولہ ایک ماشہ مالیتی -/۴۵۴۱ روپے۔
۳۔ گھڑی ایک عدد -/۱۶۰ روپے
۴۔ بھینس راس ایک -/۳۰۰۰ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ مجیدہ ناز زوجہ سمیع اللہ صاحب جمال پور۔ دریا خان مری۔ نواب شاہ۔
گواہ شد۔ سمیع اللہ ولد مبارک احمد صاحب
گواہ شد۔ عبداللطیف ولد شاہ محمد صاحب

جمال پور۔ ۰۰ دریا خاں مری۔ نواب شاہ۔

مسل نمبر ۲۳۴۹۹

میں آسیہ صدیقہ بیوہ محمد حسین صاحب۔ قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن 8/33 ڈھوک کھبہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۱۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر -/۳۲ روپے خاوند سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔
۲۔ نقد مبلغ -/۵۰۰۰ روپے۔
۳۔ جوڑی کانٹے، ۴ چوڑیاں کل وزن ۶ ۱/۲ تولہ -/۴۰۰۰ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ آسیہ صدیقہ بیوہ محمد حسین صاحب 8/33 ڈھوک کھبہ۔ راولپنڈی۔
گواہ شد۔ محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ۔ مسجد نور مری روڈ۔ راولپنڈی۔
گواہ شد۔ محمد اقبال ولد محمد حسین صاحب۔

مسل نمبر ۲۳۵۰۰

میں سیدہ لبنیٰ شہوار احمد زوجہ سید مولود احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۱۵۰۰۰ روپے
۲۔ سیٹ زمرد وزن ۷ تولہ -/۷۰۰۵ روپے۔
۳۔ انگوٹھی وزن 3.01 گرام مالیت -/۲۸۵ روپے۔
۴۔ گلے کی زنجیر وزن 1.5 گرام -/۳۹۵ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ سیدہ لبنیٰ شہوار احمد زوجہ سید مولود احمد صاحب۔
گواہ شد۔ سید مسعود مبارک شاہ ولد سید محمود اللہ شاہ صاحب۔
گواہ شد۔ سید مولود احمد ولد سید داؤد مظفر شاہ دارالصدر شرقی ربوہ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم قریشی محمد یوسف صاحب کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کی اہلیہ صاحبہ کئی دن سے بیمار ہیں اور لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں ان کا اپریشن ہو رہا ہے۔
۲۔ مکرم مسعود احمد صاحب بھٹی چک ۳۶/۵۳ ضلع شیخوپورہ تحریر فرماتے ہیں کہ وہ اور ان کی بیوی بیمار رہتے ہیں نیز اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔
۳۔ محترمہ منیرہ اقبال صاحبہ کی والدہ اہلیہ محترم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بسید مٹھا بازار لاہور معدہ کی خرابی کے باعث علیل ہیں۔
۴۔ محترم ملک انور احمد صاحب حلقہ مسجد نور راولپنڈی کی والدہ صاحبہ جاگے تیمبہ سیالکوٹ میں سخت بیمار ہیں اور کمزوری زیادہ ہے۔
۵۔ مکرم ظہیر احمد کارکن امور عامہ کے والد صاحب چند روز صحتیاب رہنے کے بعد اب پھر شدید علیل ہیں۔
۶۔ مکرم راجہ عبدالواسع صاحب ربوہ کے والد مکرم حاجی راجہ عبدالمجید صاحب اور ان کی والدہ صاحبہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔
۷۔ مکرم حافظ مبارک علی صاحب ٹیچر پراجیکٹ ہائی سکول تربیلہ کی طبیعت چند دنوں سے خراب ہے۔
۸۔ مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب کپور تھلوی دارالرحمت غربی ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ برادرم مطیع الرحمن صاحب کا ڈنمارک میں اپریشن ہوا ہے۔
۹۔ مکرم مولوی امام الدین صاحب مرحوم کی لڑکی امامہ فرحت کا لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا ہے۔
احباب جماعت سب بیماروں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رؤیا

(۱) ۱۸ر نومبر ۱۹۰۲ء۔ "فرمایا کہ نماز (فجر) سے کوئی ۲۰ یا ۲۵ منٹ پیشتر میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اس کا نام مقبرہ بہشتی ہے یعنی جو اس میں دفن ہو گا وہ بہشتی ہوگا۔"

(البدر ۲۸ر نومبر، ۵ر دسمبر ۱۹۰۲ء بحوالہ تذکرہ طبع ثانی صفحہ ۴۵۲)

(۲) "(۷) پھر بعد اس کے کشفی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھلایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے۔

اور پھر الہام ہوا:۔

کُلُّ مَقَابِرِ الْاَرْضِ لَا تُقَابِلُ هٰذِهِ الْاَرْضَ

یعنی زمینِ ہند کے تمام قبرستان اس زمین سے مقابلہ نہیں کر سکتے یعنی اس زمین کو جو برکتیں دی گئیں وہ برکتیں تمام پنجاب اور ہندوستان میں کسی اور قبرستان کو نہیں دی گئیں۔"

(تذکرہ طبع ثانی صفحہ ۵۰۷)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے مخلص فرزندانِ احمدیت اس بہشتی مقبرہ میں جگہ پانے کے لئے وصیت کے نہایت ہی بابرکت نظام میں بسرعت شامل ہو رہے ہیں۔

موصیانِ کرام کو رسالہ الوصیت کا بار بار مطالعہ کرتے رہنا چاہئے اور عملی جدّ و جہد اور عاجزانہ دعاؤں کے ذریعہ اپنے آپ کو رسالہ الوصیت کے معیار پر لانے کی کوشش میں سرگرم رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شرائطِ وصیت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرماوے تا ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم اس حد تک جذب کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے یہ امر مقدر کر دے کہ ہم بہشتی مقبرہ میں جگہ پائیں۔ آمین ثم آمین

تمام صدر موصیان مجالس موصیان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ گاہے گاہے مجالس موصیان کے اجلاسات منعقد کر کے ان امور کی طرف موصیان کو توجہ دلاتے رہیں اور اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کی جماعت کے سب موصیان کی طرف سے مالی قربانی اور شرائط تقویٰ کی پابندی ہو رہی ہے۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

بھی بشارت اسے یہ دی گئی کہ وہ پہلے کی طرح آج بھی اور پھر تا قیامت اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کو حاصل کر سکتا ہے لیکن اب ہر برکت صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ کے اُسوۂ حسنہ پر چل کر ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کا وجود بندے اور خدا کے درمیان (نعوذ باللہ) حائل ہو گیا ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے جو راہیں پہلے تنگ تھیں وہ اب آپ کے ذریعہ کشادہ اور وسیع ہو کر شاہراہوں کی شکل اختیار کر گئی ہیں۔ قرآن مجید نے جو کچھ کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عملاً کر دکھایا اور قرآن کریم نے یہ اعلان کیا کہ اب اس رسولؐ کی پیروی سے ہی خدا کی محبت حاصل ہو سکتی ہے اور خدا کی محبت کا حصول ہرگز ناممکن نہیں ہے کیونکہ کسی نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ ہرگز بوجھ نہیں ڈالا گیا پس اگر ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں تو یقیناً پہلے کی طرح آج بھی خدا کی محبت ہمیں مل سکتی ہے اور اس محبت کے دروازہ کو دنیا کا کوئی فلسفہ کوئی سائنس اور کوئی مذہبی خیال بند نہیں کر سکتا کیونکہ ہمارا خدا بڑی قدرتوں والا ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا خدا کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے سب کچھ کرنے کے باوجود کبھی یہ خیال ہمارے دل میں نہیں آنا چاہئیے کہ ہم اپنے زور سے اس کی جنت کو حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ اس کے فضل کے بغیر ہم ہرگز اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے پس ہر احمدی کی یہ خواہش، کوشش اور دلی دعا ہونی چاہئیے کہ وہ خدا کے فضل کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے طفیل قرآن کریم پر عمل کر کے خدا کے پیار کو حاصل کرے اور جو لوگ اسلام سے دُور ہیں انہیں بھی اس در پر لانے کی توفیق پائے تاکہ وہ دن جلد آ جائے جبکہ ساری دنیا وحدانیت کے ترانے گانے لگے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگے۔ آمین

محترم مولوی امام الدین صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی وفات پر جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کی طرف سے دِلی تعزیت کا اظہار

جاکرتا۔ مکرم محمود احمد صاحب چیمہ رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے اپنے تار مرسلہ ۲۵ر فروری ۱۹۷۸ء میں محترم مولوی امام الدین صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی وفات پر جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کی طرف سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کے جملہ افراد کو محترم مولوی امام الدین صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی وفات پر شدید صدمہ ہوا۔ وہ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قُرب عطا کرے نیز مولوی صاحب مرحوم کے افرادِ خاندان، خود جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کے افراد اور تمام دوسرے احمدی بھائیوں کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کر کے سب کو اپنی رضاء کی راہوں پر چلنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین"

(محمود احمد چیمہ رئیس التبلیغ انڈونیشیا)

جامعہ احمدیہ ربوہ میں ایک اہم سیمینار

الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کے زیرِ اہتمام ۷، ۸، ۹ر مارچ ۱۹۷۸ء بروز منگل، بدھ، جمعرات سیمینار انڈونیشیا کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس سیمینار میں مندرجہ ذیل اہم مواضیع پر تحقیقی مقالہ جات پیش کئے جائیں گے۔

انڈونیشیا کا عمومی تعارف، انڈونیشیا کے جغرافیائی، اقتصادی و معاشرتی حالات۔ انڈونیشیا میں اسلام اور احمدیت۔

سیمینار کے آخری روز سلائیڈز بھی دکھائی جائیں گی۔

سیمینار ہر روز ساڑھے چار بجے جامعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہوا کرے گا۔ احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ اس دلچسپ معلوماتی پروگرام میں کثرت سے شمولیت فرمائیں۔

(الامین الجمعیۃ العلمیۃ بالجامعۃ الاحمدیۃ ربوہ)

ضروری اعلان

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ ۲۸ر ۳ سے سپیشل کورس شروع کر رہا ہے جس میں مشین ایمبرائیڈری۔ ہینڈ ایمبرائیڈری۔ نٹنگ۔ فریٹ ورک پینٹنگ۔ کٹنگ۔ سوئنگ۔ تلہ سلمہ نیز گوٹے کا کام سکھایا جائے گا۔ ان چیزوں کا شوق رکھنے والی لڑکیوں اور خواتین کے لئے نادر موقع ہے۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کو چند دنوں سے بخار اور زکام کی تکلیف ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاکسار کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(منظور احمد ظفر فرنیچر مارٹ گلیانہ روڈ کھاریاں)

۲۔ میرے داماد سید ظہور احمد صاحب (ڈپٹی ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان) عرصہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں اور ایک دو ماہ کے اندر علاج کے لئے لندن جا رہے ہیں احباب سے ان کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری صحت بھی بہت کمزور ہے احباب میری صحت کے لئے بھی دعا کریں۔

(حکیم عبدالرحمٰن شاہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴